حکمتِ سیّد مودودیؒ

داعیٔ اقامتِ دین کا اصل میدانِ کار

پھر کسی فکری و اخلاقی اور تمدّنی تحریک کو اگر بین الاقوامی پیمانے پر پھیلانا مقصود ہو تو اس کے لیے بھی یہ قطعاً ضروری نہیں ہے، بلکہ صحیح یہ ہے کہ مفید بھی نہیں ہے کہ شروع سے اس کو بالکل ہی بین الاقوامی بنانے کی کوشش کی جائے۔ درحقیقت اس کا صحیح عملی طریقہ صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ جن افکار اور نظریات اور اصولوں پر وہ تحریک انسانی زندگی کے نظام کو قائم کرنا چاہتی ہے۔ انہیں پوری قوت کے ساتھ خود اس ملک میں پیش کیا جائے جہاں سے اس کی دعوت اُٹھی ہو۔ ان لوگوں کے ذہن نشین کیا جائے، جن کی زبان اور مزاج اور عادات و خصائل سے اس تحریک کے داعی بخوبی واقف ہوں، اور پھر اپنے ہی ملک میں ان اصولوں کو عملاً برت کر اور ان پر ایک کامیاب نظامِ زندگی چلا کر دُنیا کے سامنے نمونہ پیش کیا جائے۔ تبھی دوسری قومیں اس کی طرف توجہ کریں گی۔ اور ان کے ذہین آدمی خود آگے بڑھ کر اسے سمجھنے اور اپنے ملک میں رواج دینے کی کوشش کریں گے۔

(تفہیم القرآن جلد ۱ ص ۳۶)